This question paper contains 4 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper	:	**5566**
Unique Paper Code	:	**214162**
Name of the Paper	:	**Urdu-Lower (Qualifying)**
Name of the Course	:	**B.A. (Hons.)**
Semester	:	**I**

C

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **100**

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے۔

(الف)

مسلمان ہندوستان میں آئے تھے وہ یہیں رہ پڑے، اسی دیش کو انہوں نے اپنا دیش سمجھا، یہیں پیدا ہوئے، یہیں جیے اور یہیں مرے، یہیں کے حالات نے انہیں بادشاہ اور فقیر بنایا۔ انہوں نے بادشاہی بھی کی اور فقیری بھی، بادشاہ بن کر بھی انہوں نے یہاں کی زبان سے کام لیا اور فقیر بن کر بھی یہیں کی بولی بولے۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہم نام امیر خسرو کا ہے جو امیر بھی تھے، فقیر بھی، شاعر بھی تھے، گایک بھی، بادشاہوں کے دوست بھی اور غریبوں کے یار بھی، انہوں نے فارسی میں بہت سی کتابیں لکھیں جن سے ہندوستان کی محبت پھوٹی پڑتی ہے۔ مگر انہوں نے یہاں کی بولی میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس لیے کبھی بھلایا نہیں جا سکتا کہ اس وقت اس بولی میں لکھنا عام بات

P.T.O.

نہیں ہے۔ ان کی بہت سی پہیلیاں ، دوہے اور گیت اب بھی لوگوں کی زبان پر ہیں۔ اس وقت تک اردو کی کوئی ایسی شکل نہیں بنی تھی جس سے ہم اس کو پہچان لیں، اس لیے اُن کی بولی کبھی کھڑی بولی یعنی ہندوستانی سے مل جاتی ہے، کبھی برج بھاشا سے ، اور کبھی کئی بولیاں ملی ہوتی ہیں۔

(ب)

ذوقؔ کو اس وقت سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی، اس کی دو خاص وجہیں تھیں اول تو یہ کہ وہ شاہِ وقت بہادر شاہ ظفرؔ کے استاد تھے، دوسرے یہ کہ ان کو زبان اور محاورات کے استعمال پر زبردست قدرت حاصل تھی اور وہ اپنے خیالات کو بڑی سادگی سے ادا کردیتے تھے۔ ذوقؔ کے خیالات میں گہرائی نہیں تھی، عام مضامین اور اخلاقی باتوں کو اچھے ڈھنگ سے لکھ دیتے تھے۔ انہوں نے قصیدہ اور غزل دو ہی صنفوں کو اپنایا۔ ان میں بھی غزلوں کے مقابلے میں ان کے قصیدوں کو زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس میدان میں سوداؔ کے علاوہ کوئی اور اُن کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ بہت سے لوگ ذوقؔ کا مقابلہ غالبؔ سے کرتے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ غالب میں جو رنگا رنگی اور دلکشی ہے وہ ذوق کے یہاں نام کو بھی نہیں ہے پھر بھی ذوقؔ کے کمال فن اور استادی میں کسی کو شک نہیں ہوسکتا۔

۲۔ اردو زبان کے آغاز و ارتقاء پر اظہار خیال کیجیے۔ ۱۵

یا

دلّی کی شاعری پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔

۳۔ اردو شاعری کے آغاز و ارتقاء کا جائزہ لیجیے۔ ۱۵

یا

اردو ادب میں نثر کی ترقی پر مضمون لکھیے۔

اردو غزل کے آغاز و ارتقاء پر روشنی ڈالیے۔

یا

سرسید احمد خاں کی نثر کی خصوصیات بیان کیجیے۔

درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح کیجیے:

(الف)

یہ درد بھری دنیا بستی ہے گناہوں کی
دل چاک امیدوں کی، سفاک نگاہوں کی
ظلموں کی، جفاؤں کی، آہوں کی، کراہوں کی
ہیں غم سے حزیں، لے چل
اے عشق کہیں لے چل

آنکھوں میں سمائی ہے اک خواب نما دنیا
تاروں کی طرح روشن مہتاب نما دنیا
جنت کی طرح رنگیں شاداب نما دنیا
للہ وہیں لے چل
اے عشق کہیں لے چل

(ب)

میری محبوب! پسِ پردہ تشہیرِ وفا
تو نے سطوت کے نشانوں کو تو دیکھا ہوتا
مردہ شاہوں کے مقابر سے بہنے والی
اپنے تاریک مکانوں کو تو دیکھا ہوتا
ان گنت لوگوں نے دنیا میں محبت کی ہے
کون کہتا ہے کہ صادق نہ تھے جذبے ان کے
لیکن ان کے لیے تشہیر کا سامان نہیں
کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی ہی طرح مفلس تھے

اختر شیرانی کی نظم ''اے عشق کہیں لے چل'' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

یا

ساحر لدھیانوی کی نظم ''تاج محل'' کا مرکزی خیال لکھیے۔